علی بلال

قادیانیوں نے الجزائر کو ارتدادی سرگرمیوں کا مرکز بنالیا

کئی ممالک میں ارتدادی مہم چلانے والی قادیانی مشنری نے اب اسلامی ملک الجزائر کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا لیا ہے۔ قادیانیوں کی جانب سے الجزائر کی امازیغی کمیونٹی کے نوجوانوں کو اپنا ہم نوا بنانے کے لیے بھاری فنڈنگ کا انکشاف ہوا ہے۔ ملک بھر کے تعلیمی مراکز اور امازیغی قبائل کے دیہاتی علاقوں میں اسرائیلی اور برطانوی اداروں کی نگرانی میں قادیانیوں کی سرگرمیاں دیکھی جا رہی ہیں۔ قادیانیوں کی تعلیمات اور سرگرمیاں دیکھی جا رہی ہیں۔ قادیانیوں کی تعلیمات اور سرگرمیوں کو پروموٹ کرنے کے لیے اسرائیلی ادارے بھی فنڈنگ کرنے میں مصروف ہیں۔ فرانسیسی استعماری دور میں الجزائری مجاہدین کی سرگرمیاں مانیٹر کرنے کے لیے استعمال کیا جانے والا ایک خفیہ اڈہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے، جہاں تعلیمی اداروں کے حلف یافتہ طلبہ وطالبات اور وفادار سرکاری افسران کے ہفتہ وار پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ الجزائر میں اپنے گمراہ کن تبلیغ کے مثبت اثرات دیکھنے کے بعد قادیانی جماعت کے متبعین سرکاری افسران نے ذرائع ابلاغ اور نشریاتی اداروں پر بھی اپنے مسلک کی تشہیر کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

الجزائر سے شائع ہونے والے عربی اخبار الشروق نے پہلی مرتبہ ملک کے ایک اعلیٰ منصب پر فائز سرکاری ملازم کا انٹرویو شائع کیا ہے، جس میں اس نے اعتراف کیا ہے کہ وہ قادیانی ہے اور الجزائر میں قادیانی جماعت کے میڈیا کو آرڈینیٹر اور ترجمان مبلغ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ اخبار الشروق کے مطابق الجزائر میں قادیانی مشنری کی سرگرمیاں فرانسیسی استعمار کے انخلا کے بعد سے جاری ہیں اور اس مذموم جماعت کے متبعین کو اسرائیل کی جانب سے مالی معاونت فراہم کی جا رہی ہے۔

مشنری کی جانب سے ملک کے سرکاری عہدوں پر فائز افسران اور تعلیمی جامعات کے طلبہ وطالبات کو اپنا ہم فکر بنایا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۲ء سے قبل قادیانی گروہ کی سرگرمیاں الجزائر کے شمالی علاقے ''میلہ'' کے ایک دور افتادہ مقام تک محدود تھیں۔ یہ الجزائر کا سب سے اہم اور سیاحتی مقام ہے۔ ''القریطہ'' کے نام سے معروف یہ جگہ پہاڑی ڈھلوانوں اور چٹانوں میں گھرا ہوا ہے اور سیاحوں کی اکثریت یہاں کا رخ کرتی ہے۔ فرانسیسی استعمار اس جگہ کو مجاہدین کی سرگرمیوں کو مانیٹر کرنے کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں۔ فرانسیسی استعمار کی موجودگی میں یہاں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی داغ بیل ڈالی گئی، جنہیں فرانس، برطانیہ اور اسرائیل کی مشترکہ حمایت حاصل ہے۔ الجزائر کے باشندوں کو دھوکہ دینے کے لیے قادیانیوں کو مجاہدین کے طور پر متعارف کروایا جاتا رہا ہے۔ فرانسیسی استعمار کی سرپرستی میں الجزائر میں منظورِ نظر قادیانی افسران کو عہدے دیے گئے اور انہیں اپنی مذموم تبلیغ کے مواقع فراہم کیے گئے، تاکہ انخلا کے بعد قادیانی اپنی سرگرمیاں آگے بڑھائیں اور مجاہدین کی جدوجہد کو ضائع کر دیں۔

قادیانیوں کی زیادہ تر توجہ امازیغی قبیلے کے افراد پر مرکوز ہے۔ انہیں یہ باور کرایا جاتا ہے کہ امازیغیوں میں موجود تصوف کے سلسلسوں کی طرح قادیانیت بھی ایک سلسلہ ہے۔ چونکہ امازیغی زبان میں اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کا کام بہت کم ہوا، قرآن کریم کا ترجمہ بھی امازیغی زبان میں ابھی ہوا ہے، اکثر امازیغی دوسری زبانیں پڑھنے سے قاصر ہیں، اسی لیے قادیانیوں نے اس قبیلے کو ہدف بنایا ہے۔ الشروق کے مطابق الجزائر میں بہت عرصے تک قادیانی تبلیغ کا سلسلہ خفیہ طور پر چلتا رہا ہے، جس کے نتیجے میں بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں کو گمراہ کیا جا چکا ہے۔ الجزائر میں اس وقت تجارتی اور سفارتی امور انجام دینے والے افراد قادیانیت کے مبلغ کے طور پر موجود ہیں۔ رپورٹ کے مطابق الجزائر میں ڈھائی ہزار سے زائد قادیانی تبلیغی مشن پر مامور ہیں۔ پورے الجزائر میں ''القریطہ'' کے علاوہ اگرچہ ملک میں کسی دوسری جگہ قادیانیوں کی کوئی عبادت گاہ نہیں، لیکن دارالحکومت میں کچھ سرکاری افسران کے گھروں کو تبلیغ کے لیے استعمال کیے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ النہار نامی جریدے نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے نمائندوں نے تعلیمی جامعات کے ایسے پندرہ رکنی گروپ سے ملاقات کی ہے، جو قادیانیت کے پیروکار تھے۔ تحقیقات پر معلوم ہوا کہ وہ سیر کے بہانے ہر ہفتے القریطہ کے علاقے میں جاتے ہیں، جہاں وہ قادیانیوں کی خفیہ سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ طلبہ سے لی جانے والی معلومات سے منکشف ہوا ہے کہ الجزائری یونیورسٹیوں میں قادیانی مشنری نے طلبہ کو اپنی جانب راغب کرنے کے لیے منظم جال پھیلا رکھا ہے۔ غریب طلبہ و طالبات کو قادیانی تعلیمات قبول کرنے کے بدلے مالی معاونت اور سکالرشپ پر فرانس اور دیگر یورپی ممالک بھیجنے کی پیشکش کی جاتی ہے۔ طلبہ کو پکنک کے بہانے ہفت روزہ پروگرامات میں شامل کرنے کے لیے دارالحکومت اور دور افتادہ سیاحتی علاقوں میں لے جانے کے انتظامات کیے جاتے ہیں، جہاں انہیں مشنری کے اہم افراد سے ملایا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ الجزائر میں قادیانیت اختیار کرنے والوں کی مجموعی تعداد کتنی ہے تاہم ذرائع ابلاغ سے ملنے والی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ ملک میں قادیانیت کی سرگرمیوں کی نہ صرف تصدیق ہوئی ہے، بلکہ سوشل ویب سائٹس اور اخبارات کے ذریعے بھی قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق قادیانی جماعت نے ملک کی بے روزگاری اور معاشی مشکلات سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ قادیانی مشنری کو ایسے افراد کی تلاش رہتی ہے جو کمزور عقائد رکھتے ہوں اور دینی تعلیمات سے بے بہرہ اور غربت و معاشی مشکلات کا شکار ہوں۔ عرب اخبار النہار نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ برطانیہ، اسرائیل اور فرانس کی جانب سے پانچ ہزار قادیانی ایجنٹ الجزائر تیونس اور دیگر شمالی افریقہ کے ممالک میں بھیجے گئے ہیں، جن میں سب سے زیادہ افراد الجزائر آئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ برس ذرائع ابلاغ نے قادیانیوں کی سرگرمیوں سے متعلق حکومتی ذمہ داروں کی توجہ مبذول کرائی تھی اور وزارت دینی امور کو مطلع کیا تھا، جس کے بعد متعلقہ علاقوں میں خطیبوں اور ائمہ مساجد کے ذریعے لوگوں کو قادیانی فرقے کے مکر و فریب سے آگاہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی، تاہم یہ کوششیں ناکافی تھیں۔ سوشل میڈیا پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے محسوس کیا جا سکتا ہے کہ الجزائر میں اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لیے قادیانیوں نے تیاریاں مکمل کر لی ہیں اور وہ طلبہ و طالبات اور سرکاری ملازمین کی بڑی تعداد کو ہمنوا بنانے میں کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ (مطبوعہ: روزنامہ ''اُمّت'' کراچی، ۲۱ مئی ۲۰۱۳ء)